بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد
Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat
دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ایمان افروز واقعات کا دلگداز و دلنشین تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 31؍اگست 2018ء بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت عمیر بن ابی وقاص ایک بدری صحابی تھے ان کی شہادت غزوہ بدر 2 ہجری میں ہوئی۔ حضرت عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت سعد بن ابی وقاص کے چھوٹے بھائی تھے اور ابتدائی مسلمانوں میں سے تھے۔ آپ کی والدہ کا نام حمنہ بنت سفیان تھا۔ آپ کا تعلق قریش کے قبیلہ بنو زہرہ سے تھا بدر کی جنگ میں انہوں نے شرکت کی اور وہیں ان کی شہادت ہوئی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمیر اور عمرو بن معاذ کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی تھی۔ جنگ بدر کے متعلق لکھا ہے کہ مدینہ سے تھوڑی دور نکل کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈیرہ ڈالنے کا حکم دیا اور فوج کا جائزہ لیا۔ کم عمر بچے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمرکابی کے شوق میں ساتھ چلے آئے تھے ان کو واپس بھیجا گیا۔ سعد بن ابی وقاص کے چھوٹے بھائی عمیر بھی چھوٹی عمر کے تھے۔ انہوں نے جب بچوں کی واپسی کا حکم سنا تو لشکر میں ادھر ادھر چھپ گئے۔ لیکن آخر ان کی باری آئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی واپسی کا حکم دیا۔ یہ حکم سن کر عمیر رونے لگ گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر ان کے غیر معمولی شوق کو دیکھ کر بدر میں شامل ہونے کی اجازت دی۔ ان کی تلوار بڑی تھی۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے ان کی تلوار کی نیام باندھی۔ حضرت عمیر بن ابی وقاص غزوہ بدر میں جب شہید ہوئے اس وقت آپ سولہ سال کے تھے۔

دوسرے صحابی جن کا ذکر ہوگا وہ ہیں حضرت قطبہ بن عامر یہ انصاری تھے عامر بن حدیدۃ کے بیٹے تھے ان کی وفات حضرت عثمانؓ کے دور خلافت میں ہوئی ان کی والدہ کا نام زینب بنت عمرو ہے آپ کی اہلیہ کا نام حضرت ام عمرو ہے جن سے ایک بیٹی حضرت ام جمیل ہیں۔ بیعت اولیٰ اور ثانیہ دونوں میں ہی شامل ہوئے اور آپ ان چھ انصار صحابہ میں سے ہیں جو مکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے ان سے قبل انصار میں سے کوئی مسلمان نہ ہوا تھا۔

اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں حضرت قطبہ کا شمار ماہر تیر اندازوں میں ہوتا ہے آپ غزوہ بدر احد خندق اور دیگر تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل ہوئے۔ غزوہ احد میں آپ جوانمردی سے لڑے اس روز آپ کو نو زخم آئے فتح مکہ کے موقع پر بنو سلمہ کا جھنڈا آپ ہی کے ہاتھ میں تھا۔ غزوہ بدر میں حضرت قطبہ کی ثابت قدمی کا یہ عالم تھا کہ آپ نے دو صفوں کے درمیان ایک پتھر رکھا اور کہا کہ میں اس وقت تک نہیں بھاگوں گا جب تک یہ پتھر نہ بھاگے یعنی شرط لگا دی کہ میری جان جائے تو جائے میدان چھوڑ کر میں نے نہیں بھاگنا۔ ان کے بھائی یزید بن عامر تھے جو ستر انصار کے ساتھ بیعت عقبہ میں شامل ہوئے تھے۔ ابو حاتم سے مروی ہے کہ حضرت قطبہ بن عامر نے حضرت عمر کے دور خلافت میں وفات پائی جبکہ ابن حبان کے نزدیک انہوں نے حضرت عثمان کے دور خلافت میں وفات پائی۔

تیسرے صحابی جن کا ذکر ہوگا وہ ہیں حضرت شجاع بن وہب جو وہب بن ربیعہ کے بیٹے تھے ان کی وفات جنگ یمامہ میں ہوئی آپ کو شجاع بن ابی وہب بھی کہا جاتا ہے آپ کا خاندان بنو عبد شمس کا حلیف تھا آپ طویل القامت پتلے جسم والے اور نہایت گھنے بالوں والے تھے۔ حضرت

شجاع کا شمار ان بزرگ صحابہ میں ہوتا ہے جنہوں نے ابتداء ہی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لبیک کہا تھا۔ بعثت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے چھ سال بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایما پر مہاجرین حبشہ کے دوسرے قافلہ میں شریک ہو کر حبشہ چلے گئے تھے۔ کچھ عرصہ بعد یہ افواہ سن کر کہ اہل مکہ مسلمان ہو گئے ہیں حضرت شجاع حبشہ سے واپس مکہ آ گئے۔ کچھ مدت بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو مدینہ ہجرت کرنے کا اذن دیا تو آپ بھی اپنے بھائی عقبہ بن وہب کے ساتھ ارض مکہ کو خیر باد کہہ کر مدینہ چلے گئے۔ حضرت شجاع بدر احد خندق سمیت تمام غزوات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل رہے اور چالیس برس سے کچھ زائد عمر پا کر جنگ یمامہ میں شہادت پائی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت شجاع کو تبلیغی خط دیکر حارث بن ابی شمر غسانی کی طرف جو دمشق کے قریب مقام غوطہ کا رئیس تھا سفیر بنا کر بھیجا تھا۔ ماہ ربیع الاول سنہ 8 ہجری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ملی کہ بنو ہوازن کی ایک شاخ بنو عامر مسلمانوں کے خلاف لڑائی کی تیاری کر رہے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت شجاع کو 24 مجاہدین دے کر ان لوگوں کی سرکوبی پر مامور فرمایا۔ اس وقت بنو عامر کے لوگ مدینہ سے پانچ راتوں کی مسافت پر مکہ اور بصرہ کے درمیان ایک مقام پر خیمہ لگائے بیٹھے تھے۔ حضرت شجاع مجاہدین کے ساتھ رات کو سفر کرتے اور دن کو چھپے رہتے یہاں تک کہ اچانک صبح کے وقت بنو عامر کے سر پر جا پہنچے وہ لوگ مسلمانوں کو اچانک اپنے سر پر دیکھ کر بوکھلا گئے باوجود اس کے کہ وہ حملے کی تیاری کے لئے نکلے تھے اور پوری فوج بنا کے نکلے تھے پھر بھی سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ حضرت شجاع نے اپنے مجاہدین کو حکم دیا کہ ان کا تعاقب نہ کریں اور مال غنیمت جو وہ چھوڑ گئے تھے اونٹ اور بکریاں وہ ہانک کر مدینہ لے آئے۔ مال غنیمت کی کثرت کا اندازہ اس بات سے ہو سکتا ہے کہ ہر ایک مجاہد کو پندرہ پندرہ اونٹ ملے تھے اور دیگر اسباب وسامان اس کے علاوہ تھا۔ یعنی حملہ آور پوری تیاری کر کے آئے تھے اور جنگی ساز وسامان سے لیس تھے۔

پھر جن صحابی کا ذکر ہو گا ان کا نام ہے حضرت شماس بن عثمان۔ عثمان بن شرید ان کے والد تھے غزوہ احد 3 ہجری میں ان کی وفات ہوئی۔ ان کا نام عثمان اور شماس لقب تھا۔ بنو مخزوم میں سے تھے اور اسلام کے آغاز میں ہی مسلمان ہو گئے تھے۔ حضرت شماس بن عثمان اور آپ کی والدہ حضرت صفیہ بنت ربیعہ بن عبد شمس حبشہ کی طرف دوسری ہجرت میں شامل تھیں۔ آپ کی والدہ شعبہ اور عتبہ سرداران مکہ جو غزوہ بدر میں مارے گئے تھے ان کی بہن تھیں۔ آپ نے حبشہ سے واپسی پر مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت شماس بن عثمان اور حضرت حنظلہ بن ابی عامر کے درمیان مؤاخات قائم کروائی۔

حضرت شماس بن عثمان غزوہ بدر اور احد میں شامل ہوئے۔ آپ غزوہ احد میں بہت جانفشانی سے لڑے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے شماس بن عثمان کو ڈھال کی مانند پایا ہے۔ حضرت شماس نے اپنے آپ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ڈھال بنا لیا تھا یہانتک کہ آپ شدید زخمی ہو گئے اور آپ کو اسی حالت میں مدینہ اٹھا کر لایا گیا آپ میں ابھی کچھ جان باقی تھی آپ کو حضرت عائشہ کے ہاں لے جایا گیا۔ حضرت ام سلمہ نے کہا کہ کیا میرے چچا زاد بھائی کو میرے سوا کسی اور کے ہاں لے جایا جائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہیں حضرت ام سلمہ کے پاس اٹھا کر لے جاؤ پس آپ کو وہیں لے جایا گیا اور آپ نے انہی کے گھر وفات پائی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے حضرت شماس کو مقام احد میں لے جا کر انہی کپڑوں میں دفن کیا گیا۔ حضرت شماس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات 34 سال کی عمر میں ہوئی۔

پھر ایک صحابی ہیں حضرت ابوعبس بن جبر۔ ان کے والد کا نام تھا جبر بن عمرو تھا۔ ان کی وفات 34 ہجری میں ہوئی ستر سال کی عمر میں۔ آپ کا تعلق انصار کے قبیلہ بنو حارثہ سے تھا۔ زمانہ جاہلیت میں ان کا نام عبد العزیٰ تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بدل کر عبد الرحمن کر دیا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ غزوہ بدر سمیت تمام غزوات میں شریک رہے۔ کعب بن اشرف یہودی کو جن اصحاب نے قتل کیا یہ بھی ان میں

شامل تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوعبس اور حضرت انیس کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی۔ حضرت عثمان نے جنازہ پڑھایا اور جنت البقیع میں ان کی تدفین ہوئی۔ زمانہ نبوی میں حضرت ابوعبس کی آنکھ کی بینائی چلی گئی تو رسول اللہ ﷺ نے آپ کو ایک عصا دیتے ہوئے فرمایا کہ اس سے روشنی حاصل کرو چنانچہ وہ عصا آپ کے آگے روشنی کیا کرتا تھا۔ حضور انور نے فرمایا: ایک روایت یہ بھی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تین صحابہ سفر کر رہے تھے اور رات اندھیری تھی تو ان کو بھی اسی طرح اللہ تعالیٰ نے یہ نظارہ دکھایا کہ روشنی ان کے آگے آگے چلتی رہی۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کی بیماری کے دوران ان کی عیادت کے لئے تشریف لائے تو بیہوشی کی حالت میں تھے یہ۔ جب افاقہ ہوا تو حضرت عثمان نے کہا کہ آپ اپنے آپ کو کس حالت میں پاتے ہیں انہوں نے کہا کہ ہم اپنی حالت اچھی دیکھتے ہیں سوائے ایک اونٹ کا گھٹنہ باندھنے والی رسی کے جو ہم سے اور عمال سے غلطی سے کھوگئی تھی ابھی تک ہم اس سے خلاصی نہیں پا سکے۔

حضرت انس سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ جلدی نماز عصر پڑھنے والا کوئی نہ تھا۔ انصار میں سے دو آدمی ایسے تھے جن کا گھر مسجد نبوی سے سب سے زیادہ دور تھا ایک حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر تھے اور دوسرے حضرت ابوعبس بن جبر تھے۔ ابولبابہ کا گھر قبا میں تھا اور حضرت ابوعبس کا گھر بنو حارثہ میں تھا۔ یہ دونوں اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے اور جب اپنی قوم میں واپس پہنچتے تو تب تک نماز عصر نہ وہاں پڑھی جاتی۔ حضرت عبداللہ بن عبس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے اپنے قدم اللہ تعالیٰ کی راہ میں گرد آلود کئے اللہ تعالیٰ نے اس پر آگ حرام کر دی۔

پھر ایک صحابی تھے حضرت ابوعقیل بن عبداللہ انصاری تھے ان کے والد کا نام عبداللہ بن ثعلبہ تھا ان کی وفات 12 ہجری میں جنگ یمامہ میں ہوئی۔ ان کا نام عبدالعزی تھا اسلام قبول کرنے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام عبدالرحمن رکھا۔ آپ کا تعلق قبیلہ بلیع کی ایک شاخ بنو عنیب سے تھا۔

غزوہ بدر احد خندق غرض تمام غزوات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ جنگ یمامہ میں بارہ ہجری میں حضرت ابوبکر صدیق کی خلافت میں شہید ہوئے۔ آپ ان صحابہ کرام میں سے تھے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صدقہ کرنے کا حکم فرماتے تو ساری رات یہ کام کرتے اور جو کچھ ملتا وہ صدقہ کر دیتے چنانچہ بخاری میں آپ کے متعلق آتا ہے کہ حضرت ابومسعود بیان کرتے ہیں کہ جب ہمیں صدقہ کا حکم ہوا تو ہم اس وقت مزدوری پر بوجھ اٹھایا کرتے تھے۔

علامہ ابن حجر عسقلانی بیان فرماتے ہیں کہ انہیں صاحب الصاع بھی کہتے ہیں۔ واقعہ کچھ یوں ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف اپنا آدھا مال لے کر آئے انصار کے غریب مسلمانوں میں سے ایک شخص ابوعقیل آگے بڑھے اور کہنے لگے یا رسول اللہ میں کھجور کے دو صاع کے عوض رات بھر کنوئیں سے ڈول کھینچتا رہا اور ایک صاع میں نے اپنے گھر والوں کے لئے رکھ دیا ہے اور دوسرا صاع یہ ہے۔ تو منافقوں نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ابوعقیل کے صاع سے غنی ہیں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ الذین یلمزون المطوعین من المؤمنین فی الصدقات والذین لا یجدون الا جهدهم یعنی یہ منافق ہیں جو مومنوں میں سے خوشی سے بڑھ بڑھ کر صدقہ دینے والوں پر طنز کرتے ہیں اور ان پر بھی جو کہ سوائے اپنی محنت کی کمائی کے کوئی طاقت نہیں رکھتے۔ آپ ہی وہ انصاری صحابی تھے جنہوں نے مسیلمہ کذاب پر آخری وار کیا تھا۔ ابن سعد بیان کرتے ہیں کہ جنگ یمامہ کے دن مسلمانوں میں سب سے پہلے حضرت ابوعقیل انیفی زخمی ہوئے ان کو کندھوں اور دل کے درمیان تیر لگا تھا جو لگ کر ٹیڑھا ہو گیا تھا جس سے وہ شہید نہ ہوئے۔ پھر انہیں اٹھا کر ان کے خیمہ میں لایا گیا جب لڑائی گھمسان کی ہونے لگی۔ انہوں نے حضرت معن بن عدی کی آواز سنی وہ انصار کو بلند آواز سے لڑنے کے لئے ابھار رہے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ پھر حضرت ابوعقیل انصار کے پاس جانے کے لئے کھڑے ہوگئے۔ میں نے کہا کہ اے ابوعقیل آپ کیا چاہتے ہیں آپ میں لڑنے کی طاقت تو ہے نہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس منادی نے میرا نام لے کر آواز لگائی ہے میں نے کہا کہ وہ تو انصار کو بلا رہا ہے نہ کہ زخمیوں کو وہ تو ان لوگوں کو بلا رہا ہے جو لڑنے کے قابل ہوں۔ حضرت ابوعقیل نے کہا کہ انہوں نے انصار کو بلایا ہے اور میں چاہے زخمی ہوں لیکن میں بھی انصار میں سے ہوں اس لئے میں ان کی پکار پر ضرور جاؤں گا چاہے مجھے گھٹنوں کے بل جانا پڑے۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ حضرت ابو عقیل نے اپنی کمر باندھی اور اپنے دائیں ہاتھ میں ننگی تلوار لی اور پھر یہ اعلان کرنے لگے کہ اے انصار جنگ حنین کی طرح دشمن پر دوبارہ حملہ کرو چنانچہ انصار جمع ہو گئے اللہ ان پر رحم فرمائے اور مسلمان بڑی بہادری کے ساتھ دشمن کی طرف بڑھے یہاں تک کہ دشمن کو میدان جنگ چھوڑ کر باغ میں گھس جانے پر مجبور کر دیا۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوعقیل کو دیکھا ان کا زخمی ہاتھ کندھے سے کٹ کر زمین پر گرا ہوا تھا اور ان کے جسم پر چودہ زخم تھے جن میں سے ہر زخم جان لیوا تھا اور اللہ کا دشمن مسیلمہ قتل ہو گیا تھا وہ بھی ساتھ ہی پڑا تھا۔ حضرت ابوعقیل زمین پر زخمی پڑے ہوئے تھے اور ان کے آخری سانس تھے میں نے جھک کر ان سے کہا اے ابوعقیل! انہوں نے کہا لبیک حاضر ہوں اور لڑکھڑاتی ہوئی زبان سے پوچھا کہ فتح کس کو ہوئی ہے میں نے کہا آپ کو خوشخبری ہو کہ مسلمانوں کو فتح ہوئی ہے اور میں نے بلند آواز سے کہا کہ اللہ کا دشمن مسیلمہ کذاب قتل ہو چکا ہے اس پر انہوں نے اللہ کی حمد بیان کرتے ہوئے آسمان کی طرف انگلی اٹھائی اور انتقال فرما گئے۔ اللہ ان پر رحم فرمائے۔ اللہ تعالیٰ تمام صحابہ کے درجات بلند فرماتا چلا جائے۔

حضور انور نے فرمایا: نماز کے بعد میں دو جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا۔ پہلا جنازہ ہے محترم مولانا عبدالعزیز صادق صاحب مربی سلسلہ بنگلہ دیش کا۔ 26رجولائی 2018ء کو ان کی وفات ہوئی تھی۔ **اناللہ وانا الیہ راجعون۔** چوتھی جماعت کی تعلیم کے دوران حصول تعلیم کے لئے یہ قادیان چلے گئے جہاں صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت میں ان کو پرورش پانے کا موقع ملا۔ تقسیم ہند کے بعد بیرونی طلباء کو اپنے اپنے ملک میں واپس جانے کا ارشاد ہوا تو وہ بنگال واپس آ گئے۔ جامعہ احمدیہ ربوہ سے شاہد کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد مولوی فاضل کی ڈگری بھی حاصل کی۔ بعدہ مختلف علاقوں میں بطور مربی و مبلغ خدمت کا موقع ملا۔ قرآن کریم کے بنگلہ ترجمہ کیلئے تشکیل دینے والے بورڈ میں بھی آپ شامل تھے۔ آپ کو اسیرِ راہ مولیٰ رہنے کا بھی اعزاز حاصل ہوا۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور دو بیٹے اور متعدد پوتے اور پوتیاں نواسے نواسیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کے بچوں کو بھی ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دوسرا جنازہ ہے محمد ظفر اللہ صاحب شہید ابن مکرم بشارت احمد صاحب سیدوالا ننکانہ کا۔ 29راگست کو ضلع ننکانہ میں مغرب کے وقت ان کی دوکان پر ڈاکوؤں نے حملہ کیا اور ان کی فائرنگ سے یہ شہید ہو گئے۔ **اناللہ وانا الیہ راجعون۔**

اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور ان سب لواحقین کو صبر اور حوصلہ عطا فرمائے اور ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar 31st - August - 2018

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....
....
....
....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB